Date: ________

س: قرآن مجید کے بیان کردہ مصارف زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟ زکوٰۃ کے سماجی اثرات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اس کی تقسیم سے اسلامی معاشرے میں غربت کو کیسے کم کیا جا سکتا ہے؟

## زکوٰۃ:

### تعارف:

زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ یہ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ ۲ ہجری کو مسلمانوں پر فرض کی گئی۔

### لغوی معنی:

زکوٰۃ کی لغوی معنی پاک ہونا، نمو اور افزائش کی ہے۔

### اصطلاحی معنی:

اصطلاحی معنوں میں زکوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص جو کہ صاحب استطاعت والا ہو اس پر مقررہ نصاب کے تحت مال کا حصہ لیا جاتا ہے اور غریبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

## مصارف زکوٰۃ:

قرآن مجید میں مصارف زکوٰۃ کے بارے میں حکم ہے:

انما الفقراء والمساکین والعملین علیہا والمولفۃ القلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وبن سبیل اللہ، فریضۃ من اللہ۔

(التوبہ: ۶۰)

Date: ______

ترجمہ :

" سوائے یہ نہیں کہ یہ صدقات فقیروں، مسکینوں کے لیے ہیں اور زکوٰۃ کے کام پر مامور لوگوں کے لیے، مؤلفۃ القلوب کے لیے۔ بلکہ یہ تو گردن کے چھڑانے، قرضداروں کے، راہِ خدا اور مسافر نوازی کے استعمال کے لیے ہیں، یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے۔"

قرآن مجید کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔

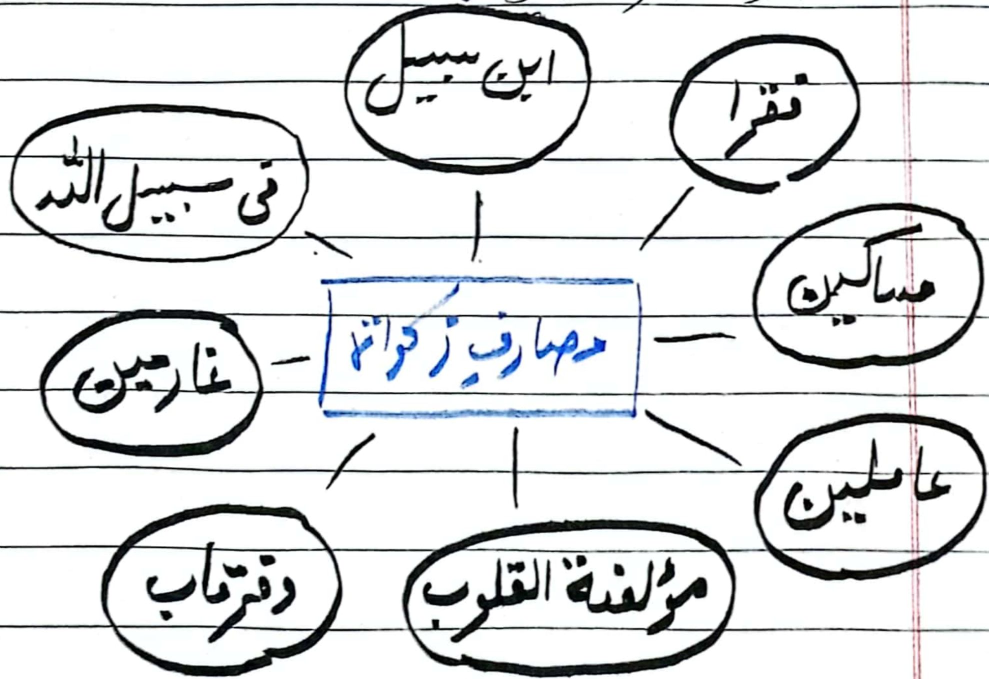


## 1۔ فقرا :

فقرا فقیر کی جمع ہے۔ فقیر سے مراد کوئی ایسا شخص جو کہ کسی مشکل سے دوچار ہو۔ اور اس مشکل کے حل کے لیے اسے مدد کی ضرورت ہو۔

Date:

۲۔ مساکین:
مساکین 'مسکین' کی جمع ہے۔ مسکین سے مراد ایک ایسا شخص جس کے ہاتھ تنگ ہو لیکن اس کا ضمیر اسے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے روکتا ہے۔

۳۔ عاملین:
عاملین سے مراد ایسے لوگ ہے جو زکوٰۃ کے کام پر معمور ہوتے ہیں۔ مطلب کہ زکوٰۃ کی تقسیم اور زکوٰۃ کو جمع کرنا۔ ایسے لوگوں کو ان کی تنخواہیں زکوٰۃ سے ہی ملتی ہے۔

۴۔ مؤلفۃ القلوب:
مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ جن کے دل جوڑے گئے ہو۔ یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد نئے مسلمان شدہ لوگوں کی مال سے دلجوئی کرنا۔

۵۔ وفی الرقاب:
وفی الرقاب سے مراد گردنوں کے چھڑانے والے۔
اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ غلام کو آزاد کرانے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

۶۔ غارمین:
غارمین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں جو کہ مقروض ہو اور وہ اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے۔ تو ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کی رقم دی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنا قرض ختم کر سکے۔

Date: ______

۷۔ فی سبیل اللہ:

فی سبیل اللہ سے مراد ایسے لوگ ہیں جو کہ اللہ کی راہ میں نکلے ہوتے ہیں مثلاً جہاد کے لیے یا دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے۔ ایسے لوگوں کے پاس اگر کمائی کمانے کا وقت نہ ہو تو ان کو زکوٰۃ دی جاتی ہیں۔ تاکہ وہ اپنے اخراجات اس زکوٰۃ کی رقم سے پورا کر سکے۔

۸۔ ابن سبیل:

ابن سبیل سے مراد راستے کے مسافر۔ راستے کے مسافروں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ اگر چہ ایسے لوگ مالدار ہو لیکن راستے میں اسے مدد کی ضرورت پڑے تو پھر ان کو زکوٰۃ کی رقم دی جاتی ہے۔ اس کے حالات کو مدنظر رکھ کر اسے رقم دی جاتی ہے تاکہ اس کی حیثیت کو دیکھ کر۔

## زکوٰۃ کے سماجی اثرات اور زکوٰۃ کی تقسیم سے غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ کے بہت سے اثرات ہے۔ زکوٰۃ کے اخلاقی روحانی، سماجی اور اخروی اثرات ہیں۔ زکوٰۃ کے سماجی اثرات مندرجہ ذیل ہیں اور افضل سماجی اثرات کو مدنظر رکھ کر ہمیں یہ پتا بھی چل جاتا ہے کہ اس کی تقسیم سے

Date: ________

معاشرے میں غربت کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے۔

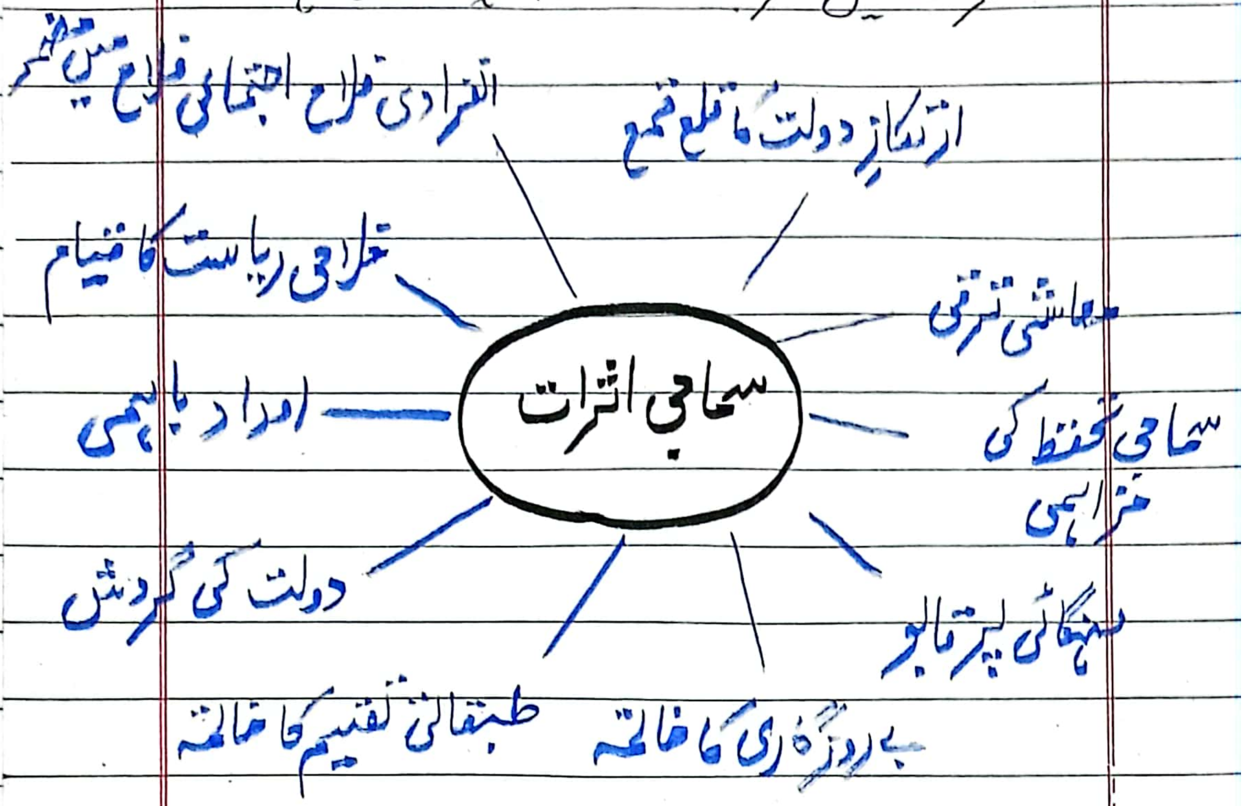


1۔ ارتکازِ دولت کا قلع قمع:

زکوٰۃ اور سرمایہ داری نظام میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ میں مال یا دولت کسی ایک کے ہاتھ میں جمع نہیں ہوتا جبکہ سرمایہ داری نظام میں دولت ایک ہی شخص کے ہاتھ میں جمع ہوتا ہے۔ زکوٰۃ ارتکازِ دولت کا قلع قمع کرتا ہے۔ زکوٰۃ سے دولت امیروں سے غریبوں میں منتقل ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم" (الحشر: ۷)

ترجمہ:

"کہ مال صرف مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔"

Date:

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۔ معاشی ترقی:

زکوٰۃ چونکہ دولت کی منصفانہ تقسیم کرتی ہے اور یہ سرمایہ میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔ اس لیے زکوٰۃ سے معاشی ترقی ہوتی ہے اور ملک معاشی لحاظ سے مستحکم ہوتا ہے۔ جب ملک معاشی لحاظ سے مستحکم ہوتا ہے تو غربت میں نمایاں کمی آتی ہے۔

۳۔ سماجی تحفظ کی فراہمی:

اسلامی ریاست کا ایک اہم مقصد اپنے عوام کو سماجی تحفظ فراہم کرنا ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے اس مقصد کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے لوگوں کو سماجی تحفظ کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔ ان کو پتا ہوتا ہے کہ کل کو اگر مجھے کوئی ضرورت پیش ہو تو ریاست میری مدد کریگی۔ یہی سماجی تحفظ معاشرے سے غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

۴۔ مہنگائی پر قابو:

زکوٰۃ کے ذریعے افراط زر پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے غریبوں کی امداد ہوتی ہے اور وہ زکوٰۃ کے مال سے اپنے لیے

Date:

وہ چیزیں خریدتے ہیں جن کو ان کی طلب ہوتی ہے۔ اس طرح سے طلب اور رسد میں زیادہ فرق نہیں ہوتا اور وحشت مشکل ہوتی جاتی ہے اور مہنگائی پر قابو پایا جاتا ہے۔ جب مہنگائی کنٹرول ہوتی ہے تو اس سے غربت میں بھی کمی آتی ہے۔

## ۵۔ بے روزگاری کا خاتمہ:

زکوٰۃ سے بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ایک طرف زکوٰۃ لوگوں کو مالی امداد فراہم کرتا ہے تو دوسری طرف وہ لوگوں کو بیروزگاری سے بھی نجات دلاتا ہے۔ لوگ زکوٰۃ کے مال سے اپنے لیے چھوٹے کاروبار شروع کرتے ہیں جن سے ان کو آمدنی آتی رہتی ہے اور ان کو بے روزگار ہونے سے بچاتی ہے۔ جب بے روزگاری ختم ہوتی ہے تو خود بخود معاشرے اور ملک سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

## ۶۔ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ:

زکوٰۃ طبقاتی تقسیم نہیں بلکہ منصفانہ تقسیم کا نام ہے۔ زکوٰۃ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ کرتی ہے۔ زکوٰۃ امیروں سے غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ نہ کہ اپنوں کو نوازا جاتا ہے۔ اگر رشتہ دار زکوٰۃ کے مستحق ہو تو پھر غیروں کے مقابلے میں رشتہ داروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جب طبقاتی تقسیم نہیں ہوتی تو غربت بھی

Date: ________

معاشرے میں نہیں رہتی۔

## ۷۔ دولت کی گردش:

زکوٰۃ سے دولت کی گردش ہوتی ہے۔
زکوٰۃ معاشرے میں اوپر سے نیچے کی طرف منتقل ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم (الحشر: ۷)

ترجمہ:

"تاکہ مال صرف مالداروں میں گردش نہ کرتا رہے۔"

زکوٰۃ سے دولت مسلسل گردش میں رہتی ہے۔ اس سے امیر طبقہ ہمیشہ کے لیے امیر نہیں رہتا اور نہ غریب ہمیشہ غریب رہتا ہے۔ بلکہ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت امیروں سے غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے غریب طبقہ اپنی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

## ۸۔ امداد باہمی:

زکوٰۃ کی وجہ سے امداد باہمی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔ اس سے غریب کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ کا حکم غریبوں کی مالی کفالت کے لیے ہی آیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" زکوٰۃ اس لیے فرض کیا گیا کہ ان کے امرا سے لی جائے

Date:

اور غربا میں تقسیم کی جائے۔"

ایک اور جگہ پر حضورؐ نے فرمایا:

"وہ شخص مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھائے مگر اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔"

## ۹۔ فلاحی ریاست کا قیام:

زکوٰۃ سے چونکہ غریب طبقے کی کفالت ہوتی ہے۔ اس سے بے روزگاری اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس سے معاشی لحاظ سے ملک مستحکم ہوتا ہے تو ایک ~~ریاستی~~ فلاحی ریاست وجود میں آتی ہے۔ اسی فلاحی ریاست میں لوگوں کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوتی ہے۔ جب بنیادی ضرورتیں پوری ہونگے تو ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جس میں غربت کا نام و نشان بھی نہ ہوگا۔

## ۱۰۔ انفرادی فلاح اجتماعی فلاح میں مضمر ہے:

زکوٰۃ سے اجتماعی فلاح کا حصول ہوتا ہے۔ غریب طبقے کی مالی کفالت ہوتی ہے۔ اپنی اجتماع، افراد سے مل کر بنتی ہے۔ تو جب اجتماعی فلاح حاصل ہوتی ہے تو اس سے افراد کو فلاح ملتی ہے۔ جب انفرادی فلاح کا حصول ہوتا ہے تو غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

## خلاصہ بحث:

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اس

Date:

سے مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں
اس کے آٹھ مصارف بیان ہوتے ہیں جن کو
زکواۃ دی جاسکتی ہے۔ زکواۃ کے بہت سے
سماجی فائدے ہیں اور انھیں فائدوں کا اگر
بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو
جاتی ہے کہ زکواۃ سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے